Shamsul Arfin
Asst prof (Guest Faculty)
Department of Urdu
Raja Singh College, Siwan
Study material for B-A Part-2
Paper-4

مثنوی سحرالبیان میں بے نظیر کا کردار

میر حسن کا شاہکار "مثنوی سحر البیان" اپنے انوکھے طرز اور حقیقی کرداروں کی بنا پر ہی شہرت کی بلندیوں تک پہنچی ہے۔ اس مثنوی میں چند نمایاں محاسن ہیں جن کے سبب دوسری تمام مثنویاں حقیقی معلوم ہونے لگتی ہیں۔ انہی خوبیوں میں کردار نگاری بھی ایک اہم خوبی ہے جو اس مثنوی کو مقبولیت کے سیج پر بٹھانے میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ سحرالبیان کے خصوصی کرداروں میں بے نظیر، بدرمنیر، نجم النساء،ماہ رخ اور فیروزشاہ ہیں۔ میر حسن نے اپنے کرداروں کی مستقل خصوصیات تفصیل سے خود ہی بیان کردی ہے۔شہزادہ بےنظیر ملک شاہ کا لڑکا اور اس قصے کا ہیرو ہے ۔ وہ خوبصورت اور خوبرو نوجوان ہے۔

عجب صاحب حسن پیدا ہوا
جسے مہرو مہ دیکھ شیدا ہوا

جب بےنظیر چھت پر سو رہا ہوتا ہے تب ایک پری (ماہ رخ) اس پر فدا ہو جاتی ہے اور اسے اپنے ساتھ لے جاتی ہے۔

قضا را ہوا اک پری کا گزر
پڑی شاہزادے پراس کی نظر
بھبھوکا سا دیکھا جو اس کا بدن
جلا عاشق عشق سے اس کا تن

بےنظیر میں وہ تمام ظاہری و باطنی خوبیاں موجود ہیں جو کسی مثالی شہزادے میں ہو سکتی ہیں۔ شہزادہ بے نظیر 12 سال کی عمر میں ہی ہر فن سے واقف ہو جاتا ہے۔ شروع میں ہی بےنظیر کا تعارف یہ کہہ کر کرایا جاتا ہے کہ

گیا نام پر اپنے وہ دل پذیر
ہر اک فن میں سچ مچ ہوا بے نظیر

لیکن پورے قصے میں کہیں بھی اس کے کسی فن کا مظاہرہ نہیں ہوتا۔حسن و جمال، علم و فضل اور شجاعت و بہادری ہر صفت میں وہ یکتا (بے مثل) ہے لیکن اپنی تمام تر خوبیوں کے باوجود وہ ہمیں

ذرا بھی متاثر نہیں کر پاتا ۔وہ بے حسی اور بے عملی کی تصویر نظر آتا ہے۔ حالات سے مقابلہ کرنے کی اس میں جرا بھی جرءت اور تاب نہیں ۔ جب بھی اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ شجاعت کا مظاہرہ کرنے کے بجائے آنسو بہاتا نظر آتا ہے ۔ جب پری اسے اغواء کرکے اپنے محل میں لے جاتی ہے تو بے نظیر وہاں سے راہ نجات ڈھونڈنے کی بجائے آنسوؤں کا سہارا لیتا ہے اور اپنے آپ کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔وہ مصیبت میں پھنس کر روتا ہے،اس سے چھٹکارا پانے کی کوئی تدبیر نہیں کرتاہر قدم پر دوسروں کا محتاج نظر آتا ہے۔

وہ شفقت جو ماں باپ کی یاد آئے
تو راتوں کو رو رو کے دریا بہائے
کبھی اپنی تنہائی کا غم کرے
کبھی اپنے اوپر دعا دم کریں
بہانے سے دن رات سویا کرے
نہ ہو جب کوئی تب وہ رویا کرے
کبھی یوں بھی ہے گردش روزگار
کہ معشوق عاشق کے ہو اختیار
غرض دل کو جوں توں لگایا وہاں
کہا اس نے جو کچھ کہا اس کو ہاں

مثنوی "سحرالبیان" میں بےنظیر کو نازنین اور گلبدن جیسے ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔

لگے ملنے اس گلبدن کا بدن
ہوا ڈہڈ ہا آب سے وہ چمن
عجب عالم اس نازنین پر ہوا
اثر گد گدی کا جبیں پر ہوا

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ حسین و خوبصورت نوجوان ہےلیکن اس کی خوبصورتی اس وقت اور نکھر کے سامنے آتی ہے جب گھوڑے پر سوار ہوکر بدرمنیر کے باغ میں پہنچتا ہے ۔ اس کی اسی خوبصورتی پر بدرمنیر بھی فدا ہو جاتی ہے۔ بدرمنیر پہلی نظر میں اس کے بارے میں یہی رائے قائم کرتی ہے

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن
جوانی کی راتیں مرادوں کے دن

اس طرح بے نظیر رستم سے زیادہ طاقتور اور تیز تیر و تفنگ چلانے میں ماہر ہونے کے باوجود انتہادرجہ کم ہمت بزدل اور مردانگی کے جوہر سے اکثر عاری نظر آتا ہے اور فوری طور پر میر

حسن نے اس کی مردانہ وجاہت پر زور دینے کے بجائے اس کے حسن و جمال اور اس کی نزاکت پر زیادہ زور دیا ہے اس کو اور گل بدن جیسے ناموں سے موسوم کیا ہے۔
بےنظیر اس انسانی دنیا کا ایک انسان معلوم ہوتا ہے ہر انسان کے محبت کے سینے میں محبت کی چنگاری موجود ہوتی ہے اور وقت آنے پر پھوٹتی ہے اور شعلے کی شکل اختیار کر لیتی ہے ٹھیک اسی طرح بے نظیر میں بھی عشق کی چنگاری موجود ہے۔ جب وہ پہلی بار بدرمنیر کو دیکھتا ہے تو بے ہوش ہو جاتا ہے ۔جب نجم النساء بےنظیر کے چہرے پر عرق گلاب چھڑکتی ہے تب اسے ہوش آتا ہے۔ صرف بارہ برس کی عمر میں وہ شراب بھی پیتا ہے ہے۔ نجم النساء کے کہنے پر بدرمنیر اور بے نظیر شراب پیتے ہیں

پھر آخر کو شہزادے نے بھی اٹھا
دیا ساگر اس مہ کے منہ سے لگا
ہوئی یک دگر پھر تو تفتیش حال
لگے ہونے آپس میں قال و مقال

بے نظیر بچپن سے ہی تعلیم و تربیت پاتا ہے
معلم، اتالیق ،منشی، ادیب
ہر ایک فن کے استاد بیٹھے قریب
ماہ رخ جب اسے کنویں میں قید کر دیتی ہے تب بھی وہ ہمیں بہت زیادہ نروس نظر آتا ہے۔ اس وقت اس پر طاری ہونے والی کیفیت میر حسن نے یوں بیان کی ہے

دل اس نازنین کا دھڑکنے لگا
جگر ٹکڑے ہو کر پھڑکنے لگا
نکلنے کی سوجھی نہ واں اس کو راہ
ہوا اس کی آنکھوں میں عالم سیاہ
فغاں کی بہت اور پکارا بہت
سر اپنے کو ہر طرف مارا بہت

اس طرح بے نظیر ایک انفعالیت پسند معاشرے کا کامیاب ترین نمائندہ نظر آتا ہے۔محبت کے میدان میں بے نظیر ہمیں عملی انسان نظر نہیں آتا۔ اس کی محبت صرف' تاک جھانک ' یا ذہنی تعیش تک محدود نظر آتی ہے ۔وہ شراب کا پیالہ پینے کے بعد ہی اس اظہارعشق کی جراءت کرتا ہے۔ پوری کہانی میں اس کا انداز عاشق کے بجائے معشوق اور عامل کے بجائے معمول کا سا نظر آتا ہے۔ اس لیے پہل اس کی طرف سے کبھی نہیں ہوتی ۔اس کا بدرمنیر کے پیروں پر سر رکھ دینا یا نجم النساء کی مدد سے کنویں سے نکلنے کے بعد اس کا نجم النساء سے لپٹ کر رونا ہمارے دلوں میں رحم کا جذبہ یقیناً پیدا کر دیتا ہے۔ یہ جذبہ مجبوروں مظلوموں اور بے عمل انسانوں کے لئے تو زیب دے سکتا ہے لیکن بے نظیر جیسے رستم زماں اور بے مثال ہیرو کے لیے کسی طرح زیب نہیں دیتا۔

بےنظیر ایک مٹی کی مورت سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا وہ بچپن میں ہی تعلیم و تربیت پاتا ہے۔اس طرح اس میں عقل و شعور تو ہونا ہی چاہیے ساتھ ہی اسلحہ چلانا جانتا تھا اس لیے اپنی رہائی کے لیے اسے کوشش ضرور کرنی چاہیے لیکن اس نے کچھ نہیں کیا۔ اس میں شجاعت اور بہادری نہیں۔وہ فسانہ عجائب کا ہیرو جانعالم کی طرح بہادر اور دلیر نہیں میدان جنگ میں اپنی بہادری کا سکّہ نہیں جماتا بلکہ مٹی کی مورت بن کر دوسروں کی امداد کا منتظر رہتا ہے۔ چونکہ"سحرالبیان " ایک رومانی داستان ہے۔قاری کا دل عشق و محبت کی پر پیچ جھاڑیوں میں بھٹکتا پھرتا ہے اس لیے بے نظیر کے کارناموں پر باریکی سے غور نہیں کرتا ۔ بے نظیر نے ایک مرد کی حیثیت سے اچھا رول ادا نہیں کیا .اسطرح ہم دیکھتے ہیں کہ بےنظیر ہمارے معاشرے میں رہنے والا کردار تو ہے لیکن ایک زندہ کردار نہیں۔